

## 59897 - كفار ممالك ميں جانا سير و سياحت سٹی ملازمت كا حكم

### سوال

ميں كامرس كالج ميں فائنل ائير كا طالب علم ہوں، ميں دو اہداف كے حصول كے ليے اپنی تعليم جلد از جلد ختم كرنا چاہتا ہوں:

1 - تاكه خاندان كے اہم اور جلدی والے معاملات سرانجام دے سكوں.

2 - اپنی زندگی كا منصوبہ شروع كر سكوں. اب ميرے سامنے دو پيشكشيشيں ہيں:

1 - آئندہ گرميوں كی ابتدا ميں ايک پر ككشش تنخواہ پر ايک سياحتی علاقے ميں ملازمت ( يہ ميرے تخصص سے دور ہے ).

2 - كسی يورپی ملك ميں جا كر باعتماد علم حاصل كروں، اور تعليم كے ساتھ ساتھ وہاں كوئی بھي ملازمت كر كے اس تعليم كے اخراجات پورے كروں اور اس كے علاوہ اپنا ہدف بھي پورا كروں.

آپ سے گزارش ہے كه ان دو ميں سے كسی ايک كو اختيار كرنے ميں مجھے كوئی نصيحت كريں، ليكن يہاں يہ ياد ركھيں كه دونوں ميں ہی ايک مشكل درپيش ہے وہ يہ كه ميں غير شادی شدہ اور جوان ہوں، مجھے فتنہ ميں پڑنے كا خدشہ ہے، ليكن ميں سوال يہ ہے كه يورپی معاشرے ميں دين پر عمل پيرا نوجوان كس طرح زندگی بسر كر سكتے ہيں ؟

### پسنديده جواب

الحمد لله.

اول:

ہم آپ كے شكر گزار ہيں اور آپ كی قدر كرتے ہيں كه آپ رزق حلال كمانے اور مشورہ طلب كرنے كی حرص ركھتے ہيں، اور اسی طرح آپ كو اس بات كی بھي حرص ہے كه اپنے گھر والوں كے مطالبات اور امور بھي پورے كريں، اللہ تعالیٰ سے ہماري دعا ہے كه آپ كو اس چيز كی توفيق عطا فرمائے جس ميں آپ كی دنيا اور آخرت كی سعادت ہے.

دوم:

اس ليے كه آپ كامرس كالج ميں تعليم حاصل كر رہے ہيں تو آپ كو كوئی مباح اور حلال ملازمت تلاش كرنی چاہيے؛ كيونكه اس طرح خصوصی شعبوں ميں حلال كام اور ملازمت كی فرصت بہت ہی قليل اور شاد و نادر ہی ملتی ہيں، عام كمپنیاں اور ادارے اس وقت سودی كاروبار يا پھر انشورنس وغيرہ دوسرے حرام كاروبار كرتے ہيں، جس ميں اكائونٹنٹ

کی ملازمت کرنے والا شخص ان کے اس گناہ اور ظلم و زیادتی میں معاون شمار ہوتا ہے۔

سوم:

یورپی ممالک کا سفر کرنا انسان کے دین اور اس کے اخلاق کے لیے خطرناک ہے، وہاں جا کر بسنے والوں میں بہت ہی کم ایسے لوگ ہیں جو اپنے دین اور اپنے اخلاق کی حفاظت کر سکتے ہیں، اور اسے ضائع نہیں کیا کیونکہ اس کا سبب واضح ہے جو یہ کہ ان ممالک میں کفریہ اور باطل مذاہب کے افکار بہت عام ہیں، اور سلوکیات و اخلاقیات میں بھی انحراف اور فحاشی و عریانی عام پائی جاتی ہے جو کسی پر بھی مخفی نہیں رہی حتیٰ کہ ان کفار کے بعض دانشور حضرات بھی انہیں اس کے انجام سے ڈرانے لگے ہیں۔

اس لیے ہماری پرحکمت شریعت اسلامیہ نے مسلمان شخص پر کفار کے علاقے اور ممالک میں بود و باش اختیار کرنا حرام کیا ہے، اس کی تفصیل اور حکم کئی ایک جوابات میں بیان ہو چکی ہے، آپ سوال نمبر ( 10338 ) اور ( 14235 ) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں۔

اور جو شخص ان یورپی اور کفریہ ممالک جانے پر مجبور ہو یا اسے وہاں جانے کی ضرورت ہو تو اس کے لیے کچھ شروط ہیں جن کا ہونا ضروری ہے تا کہ اس کے لیے یہ سفر مباح اور جائز ہو سکے، ذیل میں اہم ترین شرطیں بیان کی جاتی ہیں:

اس کے پاس اتنا علم ہونا چاہیے جس سے وہ اپنے آپ کو شہوات میں پڑنے سے بچا سکے۔

اور اس کا دین قوی اور مضبوط ہو تا کہ وہ اپنے آپ کو شہوات سے دور رکھے اور بچا سکے۔

اور اگر وہ اپنے آپ کو شہوات سے نہیں بچا سکتا تو پھر اسے اپنی بیوی کو ساتھ لے کر جانا ضروری ہے۔

آپ نے سوال میں بیان کیا ہے کہ آپ غیر شادی شدہ ہیں، اور آپ کو فتنہ میں پڑنے کا بھی خدشہ ہے، تو پھر آپ کو اس طرح کا قدم نہیں اٹھانا چاہیے جس میں آپ کے دین کو بھی خطرہ ہے۔

چہارم:

ساحلی اور سیاحتی علاقے میں ملازمت کرنا جو آپ کے تخصص سے دور ہے، بلا شک یہ ملازمت کفریہ ممالک میں جانے سے بہتر اور اچھا ہے لیکن آپ کو درج ذیل امور کا خیال کرنا ضروری ہے:

1 - یہ کہ اس کام کی نوعیت حلال ہو۔

2 - وہ کام اور ملازمت فتنہ و فساد والی جگہ سے دور ہو، مثلاً وہ مرد و عورت کے اختلاط والی جگہ نہ ہو، یا پھر وہ علاقہ سیاحتی ہونے کی بنا پر فسق و فجور کا محور نہ ہو۔

3 - آپ کے کام میں ان سیاحوں کے ساتھ معاونت نہ ہوتی ہو جو برائی اور بے حیائی کرتے ہیں، کیونکہ اس طرح آپ ان کے گناہ میں ان کے ساتھ شریک ہونگے۔

اس لیے جب مندرجہ بالا امور اور خطرات سے آپ کی ملازمت خالی ہو تو ان شاء اللہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو توفیق اور سیدھی راہ نصیب فرمائے۔

اور آپ کا یہ سوال کہ:

دین اسلام پر عمل پیرا نوجوان یورپی معاشرے میں کیسے زندگی بسر کر رہے ہیں؟

تو بلاشک و شبہ انہیں بہت سی مشکلات کا سامنا ہے، اور ان میں سے بہت سارے تو ان ممالک میں آنے پر نادم اور پشیمان ہیں، اور آپ کو ان کی بہت سی مشکلات اسی ویب سائٹ پر ان کی طرف سے کیے گئے سوالات میں بھی مل جائیں گی۔

لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہم یہ انکار نہیں کرتے کہ وہ اپنے دین پر سختی سے عمل پیرا بھی ہیں، بلکہ بعض نوجوانوں کے لیے تو وہاں کا سفر اختیار کرنا اس کے لیے خیر و بہتری کا باعث بنا لیکن اس طرح کے افراد بہت ہی قلیل ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہمیں اور مسلمانوں کو اپنے دین اسلام پر ثابت قدم رکھے حتیٰ کہ اسی دین اسلام پر ہی ہمیں موت نصیب ہو۔

اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے۔

واللہ اعلم .